صاحبزادہ طارق محمود*

موننگ میں قادیانی عبادت گاہ پر حملہ

منڈی بہاؤالدین کے نواحی گاؤں مونگ میں ۷/اکتوبر کی صبح قادیانی عبادت گاہ پر تین نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ سے آٹھ قادیانی ہلاک اور بیس زخمی ہوگئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق موضع مونگ میں واقع قادیانی عبادت گاہ بیت الذکر میں فجر کے وقت متعدد قادیانی اپنی عبادت میں مصروف تھے کہ تین نامعلوم افراد نے ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ مرنے والوں میں پانچ افراد کا تعلق ایک ہی خاندان سے بتایا جاتا ہے۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف اور وزیراعظم شوکت عزیز کی جانب سے دہشت گردی کے اس واقعہ کی مذمت کی گئی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لیے حکام بالا کو ہدایت کی گئی ہے اور متاثرہ خاندان سے اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ پرویز الٰہی نے قادیانی عبادت گاہ پر فائرنگ کے واقعہ پر گہرے دکھ اور رنج والم کا اظہار کیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے ہلاک شدگان کے لواحقین کے لیے ایک ایک لاکھ روپے جبکہ زخمیوں کے لیے پچاس ہزار روپیہ فی کس دینے کا اعلان کیا ہے۔ ملک بھر کی مقتدر سیاسی دینی شخصیات نے دہشت گردی کے اس واقعہ کی پرزور مذمت کی ہے۔

دہشت گردی کسی مذہب کے خلاف ہو یا مسلک کے خلاف قابل مذمت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کے اہم سیاسی دینی قائدین نے کھلے دل کے ساتھ اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ قادیانی عبادت گاہ پر حملے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ جس میں آٹھ قادیانی ہلاک ہوئے۔ جبکہ ہلاک شدگان میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد شامل ہیں۔ قادیانی گروہ' مسلمانوں کے مقابل علیحدہ قوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے ایک آئینی ترمیم کے ذریعے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ بعدازاں ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعے انہیں مسلمانوں کی طرز پر عبادت گاہوں' اذان' کلمہ سے روک دیا گیا تھا۔ اپنے مخصوص مذہبی عقائد اور مسلمانوں کے مقابل مذہبی تشخص کے باوجود قادیانی جماعت نے نہ تو ۱۹۷۴ء کا پارلیمنٹ کا فیصلہ قبول کیا اور نہ ہی امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کو تسلیم کیا۔ حالانکہ قادیانیوں کے کفر پر وفاقی شرعی عدالت' سپریم کورٹ' مختلف صوبائی کورٹس نے پارلیمنٹ کے تاریخی فیصلہ پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ قادیانی اس کے باوجود اپنے آپ کو مسلم کہلوانے اور مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔

قادیانی جماعت کی آئین اور قانون سے بغاوت اور مذموم تبلیغی سرگرمیوں کے باوجود ان کے خلاف میدانِ

---

* مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت

عمل میں سرگرم جماعتوں‘ تنظیموں نے کبھی اشتعال انگیزی اختیار نہیں کی ۔ چناب نگر‘ قادیانیوں کا ہیڈ آفس ہے۔ان کی عمارات پر کلمہ طیبہ کے آویزاں بورڈ‘ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس کی کھلی خلاف ورزی کے زمرے میں آتے ہیں ۔ یہ آئین اور قانون کی دھجیاں اڑانے کے مترادف ہے۔

قادیانیوں کے اسی مرکز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور (مجلس احرار اسلام) سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک بھر سے ہزاروں عاشقانِ مصطفی ﷺ شریک ہوکر عقیدہٗ ختم نبوت سے قلبی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں ۔ قادیانی جماعت کی مسلسل قانون شکنی اور اشتعال انگیزیوں کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور (مجلس احرار اسلام) نے صبر وتحمل اور بردباری سے کام لیا ہے۔ ورنہ ایسے موقع پر حکومت اور انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر ان کی جانب سے لکھے گئے کلمے مٹوائے جاسکتے ہیں۔ قادیانیوں کو ۹۰ سال کی طویل جدوجہد کے نتیجہ میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔۱۹۷۴ء کی تحریک میں نصف صد مسلمان شہید ہوئے ۔ جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے اوّلین قائدین پر امن جدوجہد کے قائل تھے۔ وہ خون لے کر نہیں‘ دے کر مقدس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے والے تھے۔

وطن عزیز ایک طویل عرصہ تک مذہبی دہشت گردی میں مبتلا رہا ہے۔ ابھی تک وہ سلسلہ جاری ہے۔ خاص طور پر مساجد اور امام بارگاہوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ ہزاروں افراد مارے گئے اور ہزاروں ہی متاثر ہوئے۔ دہشت گردی کے اس دور میں کبھی کسی قادیانی عبادت گاہ کو نہ تو نشانہ بنایا گیا اور نہ ہی قادیانی جماعت کے قائدین میں سے کسی کو ہلاک کیا گیا۔ موضع مونگ منڈی بہاؤالدین کا نواحی گاؤں ہے۔ منڈی بہاؤالدین کبھی بھی قادیانی مسلم کشیدگی کا پوائنٹ نہیں بنا۔ یکا یک ایک ایسے مقام پر دہشت گردی کے واقعہ کا رونما ہونا حکومت اور انتظامیہ کے لیے لمحہ فکریہ رکھتا ہے۔

بلاشبہ اس واقعہ کے ملزمان منظر عام پر آنے چاہئیں ۔ حکام بالا اور پولیس افسران کو بلاوجہ بعض مخصوص علمائے کرام کو شامل تفتیش کرنا مناسب نہیں۔ تفتیشی افسران کو علم ہونا چاہیے کہ قادیانی جماعت اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ قادیانی جماعت کے اندر گروہ بندی ہے اور قادیانی جماعت کے اندرونی اختلافات منظر عام پر موجود ہیں ۔ قیادت کے جھگڑے نے قادیانی جماعت کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔

ہم ان تفصیلات میں گئے بغیر حکام بالا سے یہ بھی عرض کریں گے کہ وہ اس امر پر بھی غور کریں کہ وقوعہ میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد مارے گئے ہیں۔ کہیں یہ ذاتی دشمنی کا شاخسانہ تو نہیں؟ ہم حکومت‘ انتظامیہ اور پولیس حکام سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے تفتیش کریں گے اور اصل حقائق کو منظر عام پر لائیں گے۔